

ترتیب ادارہ الہی

بڑے صغیر کے مسلمانوں کی

قادیانیوں
کو

غیر مسلم اقلیت قرار دینے

کی
متفقہ آواز

۔ پاکستان کے ہر مکتب فکر کے علماء کی سفارشات
۔ مرزا غفر علی ہیکل رٹ جج
۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی
۔ علامہ اقبالؒ

دستور ساز اداروں کا اسلامی فرض

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے علماء کی متفقہ تجویز

جنوری ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے ہر مکتب فکر کے ۳۳ سربراہان و علماء نے دستوری سفارشات میں جو ترمیمات پیش کیں۔ ان میں سے ایک ترمیم یہ بھی تھی کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیکر پنجاب اسمبلی میں ان کے لئے ایک نشست مخصوص کر دی جائے۔ اور دوسرے علاقوں کے قادیانیوں کو بھی اس نشست کے لئے کھڑے ہونے اور ووٹ دینے کا حق دیدیا جائے۔ اس ترمیم کو علماء نے ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے۔

ترمیم | یہ ایک نہایت ضروری ترمیم ہے جسے ہم پورے اصرار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ملک کے دستور سازوں کے لئے یہ بات کسی طرح موزوں نہیں ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور مخصوص اجتماعی مسائل سے بے پرواہ ہو کر محض اپنے ذاتی ذہنیات کی بنا پر دستور بنانے لگیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ملک کے جن علاقوں میں قادیانیوں کی بڑی تعداد مسلمانوں کے ساتھ ملی جلی ہے۔ وہاں اس قادیانی مسئلے نے کسی قدر نازک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ ان کو پچھلے دور کے بیرونی حکمرانوں کی طرح نہ ہونا چاہئے۔ جنہوں نے ہندو مسلم مسئلہ کی نزاکت کو اس وقت تک

عمر میں کوٹنے ہی نہ دیا۔ جب تک متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ دونوں قوموں کے فسادات سے خون آلود نہ ہو گیا۔

جو دستور ساز حضرات خود اس ملک کے رہنے والے ہیں۔ ان کی یہ غلطی بڑی انصاف ناک ہوگی کہ وہ جب تک پاکستان میں قادیانی مسلم تصادم کو آگ کی طرح بھڑکتے ہوئے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تک انہیں اس بات کا یقین نہ آئے کہ یہاں ایک قادیانی مسلم مسئلہ موجود ہے۔ جسے حل کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس مسئلہ کو جس چیز نے نزاکت کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ قادیانی ایک طرف۔ سلمان بن کر مسلمانوں میں گھستے بھی ہیں۔ اور دوسری طرف عقائد عبارت اور اجتماعی شیرازہ بندی میں مسلمانوں سے نہ صرف الگ بلکہ ان کے خلاف صف کش کر رہے ہیں۔ اور مذہبی طور پر تمام مسلمانوں کو علانیہ کافر قرار دیتے ہیں۔ اس نرابی کا علاج آج بھی یہی ہے۔ اور پہلے بھی یہی تھا۔ (جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے اسب سے بیس برس پہلے فرمایا تھا) کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ۔ ایک اقلیت قرار دے دیا جائے۔

اختلاف عقائد۔ مرزائی ایک جھلکا نہ جماعت

مرزا سر ظفر علی صاحب جع ہاشیکورٹے کا مطالبہ

دو باتیں صاف ہیں۔ اول یہ کہ عقائد کے اصولی اختلافات کی بنا پر مرزائی مسلمانوں کیساتھ شامل نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ مسلمانوں کے تمام دیگر فرقے متحد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ مرزائیوں کا اپنا پیغمبر ہے۔ اور تفرقہ گری یہی وہ حد فاصل ہے۔ جو نبی نوع انسان کی تاریخ میں چلی آتی ہے۔ ایک نئے پیغمبر کی بتدین کو بسا اوقات ان اشخاص کی مخالفت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جو قدیم ادیان کے پابند ہوں۔ اس لئے یہ خیال کرنا ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ مرزائی مسلمانوں کا ایک ہی فرقہ ہیں۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی رے زور سے تردید کرتے ہیں۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ مرزائی عام مسلمانوں سے علیحدگی کی

جنگ کا دغظ کرتے ہیں۔ مرزائی مسلمانوں سے شادی بیاہ کا کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ زدہ ان کیساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ نہ کسی مسلمان کے جنازہ پر دوا مانگتے ہیں۔ مسلمان بھی انہیں کافر خیال کرتے ہیں۔

حکومت اور مرزائی | دوم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں میں یہ عام خیال پھیلا ہوا ہے کہ چونکہ مرزائی حکومت سے اپنی وفاداری کا اقرار کرتے ہیں اس لئے حکومت ان سے اس وفاداری کے صلہ میں ترجیحی برتاؤ کرتی ہے جس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ مجھے اس معاملہ کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اسی لئے کہ جن واقعات سے مذکورہ بالا خیال پیدا ہو چکا ہے۔

وہ عالم آشکارا ہو چکے ہیں | مرزائیوں کو جداگانہ جماعت قرار دیا جائے۔ مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کو اپنی حکمت عملی بدل دینی چاہئے، بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے ذاتی شدہ اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتی۔ مرزائیوں کو ایک جداگانہ جماعت قرار دینا چاہئے۔ ان کے خلاف قانون سرگرمیوں کو اسی طرح دباننا چاہئے جس طرح مسلمانوں کی کسی جماعت یا فرد کے معاملے میں کیا جاتا ہے۔ مرزائیوں سے امتیازی سلوک کا نتیجہ لازمی طور پر بے چینی اور نا امانگی کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔

جو زہر دودھ میں مخلوط ہو گیا ہے وہ نہایت خطرناک ہے

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ

مرزا غلام احمد قادیانی ایسی نبوت کے دعی ہوئے جس پر نہ صرف قادیان نہ صرف پنجاب کو، نہ صرف انڈیا کو بلکہ تمام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی طرح تمام عالم کو ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ پھر جو کوئی اس دعوت کے پیچھے پر بھی ایمان نہ لائے، وہ دائرہ ایمان و اسلام سے خارج اور جہنمی ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر ایمان نہ لانے والا بے ایمان اور جہنمی ہوتا ہے۔ بلکہ ان کا نہ ماننے والا بعینہ خدا و رسول کو بھی نہ ماننے والا ہے۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کے ایک قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے۔ اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو عادی سمجھتی رہے۔ اور اس کی حمایت میں لڑتی رہے۔ وہ محلی یقیناً مرتد اور زندیق ہے۔ خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا نہ ہو، میں جب تک وہ ان تصریحات کے غلط ادراک پر رہنے کا

اطلاع نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاصی پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں۔
 آپ یقین کیجئے کہ ہم کو مرزا صاحب یا کسی ایک کلمہ گو کے کافر اور مرتد ثابت کرنے میں کوئی
 فزنی نہیں ہے۔ ہماری حالت تو یہ ہے کہ نہ ہم غیر مقلدین کو کافر کہتے ہیں۔ نہ تمام شیعوں کو نہ ہمارے
 پیروں کو حتیٰ کہ ان بریلویوں کو بھی کافر نہیں کہتے۔ جو ہم کو کافر بتلاتے ہیں۔ اور ہماری تمنا تھی کہ کوئی
 صورت ایسی نکل آتی کہ مرزائیوں کی تکفیر سے بھی ہم کو زبان آلودہ نہ کرنی پڑتی، لیکن ان کے لہجہ و دعویٰ
 نے جن سے بارگاہ رسالت میں سخت گستاخی ہوتی ہے۔ اور کسی طرح ختم نبوت کا ستون کھڑا نہیں
 رہ سکتا۔ ہم کو مضطرب کر دیا ہے کہ بادلِ فحاشی ان کی گمراہی سے لوگوں کو بچائیں کہ جو ہر دودھ یا
 شکاری میں مخلوط ہو گیا ہو۔ وہ سخت خطرناک ہے۔

قادیانیت اسلامی وحدت پر ضرب کاری

ترجمان حقیقت علامہ محمد اقبال مرحوم کا فیصلہ

علامہ محمد اقبال مرحوم کے متعلق صرف اتنا ہی کہہ دینا سب سے بڑی شہادت ہے۔ کہ
 قائدِ اعظم نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ ”وہ میرے لئے ہادی تھے“ (ڈان اقبال نمبر)
 ۱۔ اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ | ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے
 وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے۔ اور بزمِ خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے
 تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ تصور کرے گا۔ اور یہ اس
 لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔

۲۔ یہودیت کا عنصر | قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک
 ہے۔ اس کا خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لائقِ ذلزلے اور بیماریاں ہوں۔ اس کا
 نبی کے متعلق بخوبی کاخیل اور اس کا روح سیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر
 یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔
 نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی نے اقرار کیا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔
 (مذکرہ ۴۸۹)

۳۔ حکومت کی دنا دار | ہندوستان میں کوئی مذہبی شے باز اپنے اغراض کی خاطر ایک فنی
 جماعت کھڑی کر سکتا ہے۔ اسی لیے برطانوی حکومت اصل جماعت کی وحدت کا ذہ بھر بھی پر وہ نہیں

کہ قی بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلائے۔ اور اس کے پیرو حکومت کا حصول ادا کرتے وہیں۔

نوٹ: مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ انگریزی حکومت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے۔ تبلیغ رسالت صفحہ ۱۲۲ ج ۱۔

۴۔ اتالی کی سرزانیوں سے بیزاری | ذاتی طور پر اس تحریک سے میں اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے کارکنوں کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت بڑے سے نہیں پھل سے پھانسا جاتا ہے۔ ۵۔ مسلمانوں کے متعلق مرزائیوں کا عقیدہ | ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی یاد دینا ہے اسلام سے متعلق

ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو مٹے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی ہے۔ اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے احتساب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کے بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا نیا نام مسلمانوں کی قیام غارت سے قطع تعلق نکارج وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ تمام دنیا سے اسلام کا فرس ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی عظیمی پر دال ہیں۔ بلکہ واقع یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں زیادہ دور ہیں۔ جتنے سکھ ہندوؤں سے۔

مرزائیوں کی ہندو سے ساز باز | اور یہ بات بھی بدیہی ہے کہ قادیانی بھی مسلمانان ہند کی سیاسی بیداری سے گھبرائے ہوئے ہیں، کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانان ہند کی سیاسی نفوذ کی ترقی سے ان کا یہ مقصد یقیناً نرت ہو جائے گا۔ کہ پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک نئی امت تیار کریں۔ میں نے قادیانیت کے متعلق جو بیان دیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ غالباً اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ مختلف وجہ کی بناء پر دونوں اپنے دل میں مسلمانان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے۔

۶۔ قادیانی سیاست میں مسلمانوں کیساتھ کیوں ہیں؟ | قادیانیوں نے اپنی جدا گانہ سیاسی حیثیت کا مطالبہ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عباس تالون ساز میں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکتی۔ نئے دستور میں اقلیتوں کے تحفظ کا مٹودہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں قادیانی حکومت سے عظیمی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہ کریں گے۔

۸۔ ملت اسلامیہ اور حکومت کو خطاب ملت اسلامیہ کو اس مطالبے کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علمدگی میں دیر کر رہی ہے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں مکھوں کی طرف سے علمدگی کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کر رہی ہے۔ (عرف اقبال از صفر ۱۳ تا ۱۴۰)۔

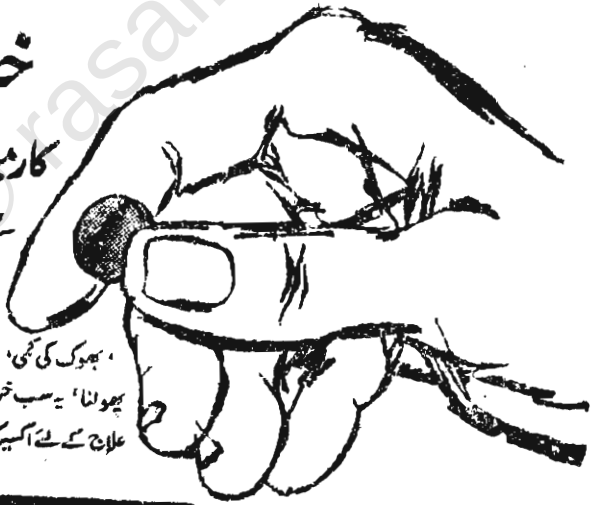
حکوم کے الہام سے اللہ بجائے

نارست گزرا تو ام ہے وہ صورت چگیز

خرابی ہضم

کارمینا کی باضم ٹیکوں کے استعمال سے اس کا ازالہ کیجئے

جہاں تک ہوتے معدے کی خرابی سے بچنے۔ کارمینا ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ بد ہضمی، قبض، معدے میں گیس، بھوک کی کمی، سینے کی جلن کھانے کے بعد طبیعت کا گر جانا اور پیٹ پھولنا یہ سب خرابی ہضم کی واضح علامتیں ہیں۔ کارمینا ان کی اصلاح اور علاج کے لئے آکسیر کا حکم رکھتی ہے۔



کارمینا

معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔
گیس سے نجات دلاتی ہے۔



بہر دو اخانہ (وقت)

کراچی - لاہور - راولپنڈی
ڈھاکہ - چٹاگانگ

Adams H/CAR/